

کتابِ دانیال - نمبر ایک سو چوبیس

دانیال 11:40 کی پردہ کشائی — تاریخی مماثلتوں اور مستقبل کے واقعات کا نبوتی جائزہ

Jeff Pippenger

2024-03-08

ہم آیت چالیس پر گفتگو کرتے ہوئے، دانی ایل باب گیارہ کی ساخت کو واضح کرنے کے لیے وقت نکال رہے ہیں۔ نبوتی معنوں میں آیت چالیس، دانی ایل باب آٹھ کی آیت چودہ کے متوازی ہے؛ جس طرح وہ روشنی جیسے مسیح—جو یہوداہ کے قبیلے کا شیرے—نے 1798 میں مہر کھول کر ظاہر کی تھی، دانی ایل باب آٹھ آیت چودہ پر مبنی تھی، اسی طرح وہ روشنی جو اُس نے 1989 میں مہر کھول کر ظاہر کی، آیت چالیس پر مبنی تھی۔

جیسا کہ ہم نے اشارہ کیا تھا، اگرچہ پچھلے مضمون میں اس پر حقیقتاً گفتگو نہیں کی تھی، جب 'خط' پر خط' کی آخری بارش کے طریقہ کار کو اختیار کیا جاتا ہے تو آیت چالیس دو جداگانہ خطوط بیان کرتی ہے، کیونکہ اس میں پہلے فرشتے کی تحریک اور تیسرے فرشتے کی تحریک دونوں کے لیے انجام کے وقت کا بیان موجود ہے۔

جب ہم آیت چالیس کے وقتِ انتہا کو 1798 میں اور اسی کے وقتِ انتہا کو 1989 میں باہم ملاتے ہیں، تو ہم پاتے ہیں کہ دانیال باب آٹھ آیت چودہ، دانیال باب گیارہ آیت چالیس کے ساتھ ہم آہنگ ہے، کیونکہ دونوں اس علم کی نمائندگی کرتے ہیں جو مکاشفہ چودہ کے تین فرشتوں کی نبوتی تاریخ میں کھول دیا گیا ہے۔ وہ اس حقیقت کے سبب سے بھی باہم مربوط ہیں کہ آیت چودہ مسیح کے ہیکل میں اچانک "ظہور" سے متعلق "mareh" رؤیا ہے، اور آیت چالیس پچیس سو بیس برس کی نبوتی تاریخ سے متعلق "chazon" رؤیا ہے۔ ایک وقت کا ایک نقطہ ہے، دوسرا وقت کی ایک مدت۔

ایک ہیکل کی بحالی اور تطہیر کی نمائندگی کرتا ہے، دوسرا ہیکل کی تباہی اور پامالی کی۔ ایک تپیس سو سال کی نمائندگی کرتا ہے، اور دوسرا پچیس سو بیس سال کی۔ ایک کی نمائندگی دریائے اولائی کرتا ہے، اور دوسرے کی نمائندگی دریائے حدقل کرتا ہے۔ ایک انسانیت کی نمائندگی کرتا ہے، دوسرا الوہیت کی نمائندگی کرتا ہے۔ درست طور پر سمجھا جائے تو آیت چالیس آیت چودہ کے ساتھ مل کر حیرت انگیز حد تک عمیق ہے۔ 1798 الوہیت کے کام کی نمائندگی کرتا ہے، اور 1989 انسانیت کی بغاوت کی نمائندگی کرتا ہے۔

ہم نے گزشتہ مضمون میں یہ واضح کیا تھا کہ شمال کے بادشاہ کی طرف سے تین رکاوٹوں پر غالب آنے کی تفصیل کو ترتیب وار انداز میں پیش کیا گیا ہے، لیکن بیان کیے گئے واقعات کی عملی تطبیق احتیاط سے کرنا ضروری ہے، کیونکہ آیت بیالیس سے چوالیس تک کی آیات دراصل آیت اکتالیس کے ساتھ ہم آہنگ ہیں، جو کہ ریاست ہائے متحدہ میں عنقریب نافذ ہونے والا اتوار کا قانون ہے۔ وہیں سہ گانہ اتحاد قائم ہوتا ہے، اور وہیں "مشرق" اور "شمال" سے متعلق بلند پکار کے پیغام کا آغاز ہوتا ہے۔

دانی ایل کے باب گیارہ میں، برسوں سے ایڈونٹسٹ طالب علموں نے یہ پہچانا ہے کہ دانی ایل روم کے بارے میں اپنے بیانات میں ایک مخصوص طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ یوریاہ اسمتھ نے اپنی کتاب "دانی ایل اور مکاشفہ" میں اس کا ذکر کیا ہے۔ دانی ایل پہلے یہ بتاتے ہیں کہ روم دنیا پر کیسے غلبہ پاتا ہے؛ پھر اگلی آیات میں وہ تاریخ کے آغاز کی طرف پلٹتے ہیں، سیاسی فتوحات کی نشان دہی کرتے ہیں، اور یہ واضح کرتے ہیں کہ اسی تاریخ کے دوران روم خدا کی قوم کے ساتھ کیسے برتاؤ کرتا ہے۔ اور آخر کار وہ یہ دکھاتے ہیں کہ روم کا انجام کیسے ہوتا ہے۔ دانی ایل جس اصول کو برتتے ہیں اسے "دہراؤ اور وسعت" کہا

جاتا ہے۔

یہ تین قدمی طریقہ کار آیات چالیس تا پینتالیس میں شناخت کیا گیا ہے۔ آیات چالیس تا تینتالیس میں جدید روم کے ذریعے پوری زمین پر قبضہ کرنے کے تین مراحل کی نشاندہی ہوتی ہے؛ پھر آیت چوالیس میں دانی ایل دوبارہ آیت اکتالیس کے منظر کی طرف لوٹتا ہے، جب وہ "خبریں" ایک لاکھ چوالیس ہزار کے علم کے ذریعے اعلان کی جاتی ہیں، اور اسی وقت پاپائیت شدید غضب کے ساتھ نکلتی ہے تاکہ بہت سوں کو ہلاک کرے اور بالکل مٹا ڈالے۔ پھر آیت پینتالیس اور باب بارہ، آیت ایک میں، جب انسانی آزمائش کی مہلت ختم ہوتی ہے، سمندروں اور جلیلہ مقدس پہاڑ کے درمیان، پاپائیت کسی مددگار کے بغیر اپنے انجام کو پہنچتی ہے۔

دانیال باب گیارہ کی آیت تیس میں ہمیں ایک ایسی تاریخ کا آغاز ملتا ہے جیسے سسٹر وائٹ لفظ بہ لفظ آیت چھتیس تک اقتباس کرتی ہیں، اور پھر لکھتی ہیں: "ان آیات میں بیان کیے گئے مناظر کی مانند مناظر وقوع پذیر ہوں گے۔" آیت تیس اور اکتیس بالترتیب بائبل نبوت کی چوتھی اور پانچویں سلطنتوں کے طور پر بت پرست روم سے پاپائی روم تک کی تاریخی منتقلی کی نشان دہی کرتی ہیں۔ آیت اکتیس اُس تاریخ کو بیان کرتی ہے جو ظاہر کرتی ہے کہ سن 538 میں پاپائی روم کو دنیا کے تخت پر کیسے بٹھایا گیا۔

آیت اکتیس میں سب سے پہلے جس بات کی نشان دہی کی گئی ہے، وہ یہ ہے کہ سن 496 میں فرینکس کے بادشاہ کلویس (جدید فرانس) نے پاپائیت کی حمایت میں کھڑا ہوا۔ پھر کلویس نے کھلی بت پرستی سے نکل کر کیتھولک مذہب کی چھپی ہوئی بت پرستی (اپنی بیوی کلوتیلڈا کا دین) اختیار کر لی۔ اس کے بعد اس نے اپنے تخت کو اس مقصد کے لیے وقف کر دیا کہ پاپائیت کو زمین کے تخت پر بلند کرے۔ آیت میں "بازوؤں" کے ذریعے کلویس کی نمائندگی کی گئی ہے، کیونکہ اس نے اپنے فوجی قوت کے بازو اور مالی قوت کے بازو کو اس کام کے لیے وقف کر دیا جس کا اس نے پھر بیڑا اٹھایا۔

کلویس کے ابتدائی کام نے سابق بت پرست یورپ کے اُن تمام بادشاہوں کے کام کی نمائندگی کی جو، جیسے جیسے تاریخ آگے بڑھتی گئی، روم کی فاحشہ کو مختلف طرح کی حمایت فراہم کرنے کے لیے مقدر تھے۔ کلویس اور بعد ازاں فرانس کو کیتھولک چرچ نے کیتھولک چرچ کے 'پہلوٹھے' اور 'سب سے بڑی بیٹی' کے القاب سے نوازا۔ وہ اُن بہت سے بادشاہوں میں سب سے پہلے کی علامت تھا جو ٹائر کی فاحشہ کے ساتھ زناکاری کرنے والے تھے۔

اسی نبوی مفہوم میں کلویس کی نمائندگی اخآب کے ذریعے کی گئی تھی، جس نے ایزیل کے ساتھ بھی زنا کیا تھا (کتاب مکاشفہ میں کیتھولک کلیسا کی علامت)، اور جو دس قبائل کا اولین بادشاہ بھی تھا، جس طرح کلویس بت پرست روم کے دس سینگوں (دانیال باب سات دیکھیں) کی سرکردہ علامت بن گیا۔ یورپ کے وہ بادشاہ بالآخر بابل کی فاحشہ کو زمین کے تخت پر بٹھائیں گے۔ اسی اعتبار سے اخآب اور کلویس دونوں ریاست ہائے متحدہ کی نمائندگی کرتے ہیں، جو آخری دنوں میں پاپائیت کے ساتھ زنا کرتا ہے۔

رونالڈ ریگن نے بدکاری کی ابتدا کی، اور اقوام متحدہ کے باقی نو بادشاہوں کو بھی اسی عمل پر مجبور کرنے والا ایک آخری صدر ہوگا۔ ریگن 1989 میں آخر زمانہ کے وقت صدر تھا، لہذا وہ پیشین گوئی کے طور پر تاریخ کے اس آخری صدر کی نمائندگی کرتا ہے جس کے دور میں باقی نو بادشاہ بھی یہی عمل انجام دیتے ہیں، کیونکہ یسوع ہمیشہ کسی چیز کے انجام کو اس کی ابتدا کے ذریعے واضح کرتا ہے۔ ریگن ایک امیر، معروف میڈیا شخصیت تھا، اپنے مخصوص انداز گفتگو کے باعث نہایت پہچانا جاتا تھا، جو ابتدا میں ڈیموکریٹک پارٹی میں تھا اور آخر کار ریپبلکن پارٹی میں شامل ہو گیا۔

آیت اکتیس میں، وہ افواج جو پاپائیت کی نمائندگی کرتی تھیں، قوت کے مقدس مقام کو ناپاک کریں گی۔ نبوت کے مطابق بت پرست روم اور پاپائی روم دونوں کے لیے قوت کا مقدس مقام شہر روم تھا۔ یہ اس حقیقت پر مبنی ہے کہ دونوں روم نے ایک خاص مدت تک شہر روم ہی سے حکومت کی، اور جب وہ شہر روم سے حکومت کرتے تھے تو وہ عملاً ناقابل شکست ہوتے تھے۔

بت پرست روم نے 31 قبل مسیح میں جنگ ایکٹیم کے موقع پر اپنی تین سو ساٹھ سالہ حکمرانی کا آغاز کیا۔ دانیال باب گیارہ، آیت چوبیس یہ ظاہر کرتی ہے کہ وہ اپنے قلعہ، جو شہر روم تھا، سے ایک "وقت" تک اپنی تدبیریں باندھیں گے۔ ایک نبوی "وقت" تین سو ساٹھ سال ہوتا ہے، اور جنگ ایکٹیم کے تین سو ساٹھ سال بعد، جس میں انٹونی اور کلیوپیٹرا کو شکست ہوئی، قسطنطین شہر روم سے نکل کر شہر قسطنطنیہ منتقل ہو گیا اور بت پرست روم کی ناقابل تسخیر حیثیت کا دور ختم ہو گیا۔

جب پاپائی روم کے لیے تیسری جغرافیائی رکاوٹ (گوتھ) سن 538 میں شہر روم سے نکال دیے گئے، تو پاپائی روم کے بارہ سو ساٹھ سالہ غلبے کی حکمرانی شروع ہوئی اور 1798 تک جاری رہی، جب پوپ کو شہر روم سے ہٹا دیا گیا، یوں پاپائی درندے کو پیشگوئی کے مطابق مہلک زخم پہنچا، اور اگلے سال 1799 میں وہ پوپ (وہ عورت جس نے درندے پر سواری کی تھی) قید میں مر گیا۔

وہ فوجی قوتیں (کلوویس) جو پاپائیت کی نمائندہ تھیں، قوت کے مقدس مقام کو آلودہ کرنے والی تھیں، اور قسطنطین نے اس کام کی ابتدا اس طرح کی کہ اس نے فلسفیاتی طور پر اس شہر کو قسطنطنیہ سے کم تر شہر قرار دیا؛ اور اس کے بعد سے، تاریخ کی وہ تمام جنگیں جو روم کے دشمنوں نے لڑیں، ہمیشہ شہر روم پر حملہ کرنے پر مرکوز رہیں؛ اور سن 476 کے بعد، شہر پر کسی حقیقی رومی النسل حکمران نے حکومت نہیں کی، یہاں تک کہ سن 538 آیا، جب یہ شہر پاپائی روم کے لیے قوت کا مقدس مقام بن گیا۔

خاب، کلوویس اور فرانس، ریاست ہائے متحدہ کی مثال ہیں، اور ریاست ہائے متحدہ کی قوت کا مقدس مقام، ریاست ہائے متحدہ کا آئین ہے۔ وہ دستاویز ایک الہی دستاویز ہے، اور یہ نبوتی تاریخ کا ایک سنگ میل ہے۔ جب سے رونالڈ ریگن نے 1989 تک کے دور میں پاپائیت کا ساتھ دیا ہے، آئین مسلسل شدت پکڑتے حملوں کی زد میں ہے، بالکل ویسے ہی جیسے بت پرست روم کے زوال و سقوط کے دوران قوت کا مقدس مقام حملوں کی زد میں تھا۔ جب ریاست ہائے متحدہ میں جلد آنے والا اتوار کا قانون نافذ ہوگا، تو آئین کو پوری طرح کالعدم کر دیا جائے گا۔ ریگن کے زمانے سے لے کر اس اتوار کے قانون تک، سن 330 سے 538 کی تاریخ دہرائی جاتی ہے۔ سن 538 میں پاپائیت کو تخت پر بٹھایا گیا، یوں اس اتوار کے قانون پر اس کے مہلک زخم کے بھر جانے کی مثال قائم ہوئی۔

رونالڈ ریگن سے اتوار کے قانون تک کا دور ایک نبوی دور ہے جسے خدا کے نبوی کلام نے خاص طور پر متعین کیا ہے۔ 'بازو' جن کی نمائندگی Clovis کرتا تھا، کو یہ بھی کرنا تھا کہ وہ رومی سلطنت کی اُس بادشاہت سے 'روزانہ' کو ہٹا دیں جو پہلے بت پرست تھی۔ سلطنت کا مذہب ابتدا ہی سے بت پرستی پر مبنی تھا، اور Clovis نے کھلی بت پرستی کے مذہب کو کیتھولکیت کے مذہب سے بدلنے کا کام شروع کیا، جو محض پردہ پوش بت پرستی ہے۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ پروٹسٹنٹ مذہب کو مکمل طور پر اس وقت ختم کر دے گا جب وہ عنقریب آنے والے اتوار کے قانون کے تحت پاپائی اختیار کی علامت نافذ کرے گا، کیونکہ لفظ "پروٹسٹنٹ" کی واحد تعریف روم کے خلاف احتجاج کرنا ہے۔ اگر آپ روم کے اختیار کی علامت قبول کر لیتے ہیں، تو آپ روم کے خلاف احتجاج نہیں کر رہے۔ عاموس، باب تین، آیت تین میں عاموس ایک بلاغی سوال پوچھتا ہے: "کیا دو ایک ساتھ چل سکتے ہیں جب تک کہ وہ آپس میں متفق نہ ہوں؟"

"ریاست ہائے متحدہ میں اس وقت جو تحریکیں کلیسیا کے اداروں اور رسوم و رواج کے لیے ریاستی حمایت حاصل کرنے کے لیے جاری ہیں، ان میں پروٹسٹنٹ پاپائیت کے پیروکاروں کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ نہیں، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر، وہ پاپائیت کے لیے یہ دروازہ کھول رہے ہیں کہ وہ پروٹسٹنٹ امریکہ میں اپنی وہ بالادستی دوبارہ حاصل کر لے جو اُس نے قدیم دنیا میں کھو دی تھی۔" عظیم کشمکش، ۵۷۳۔

جب 508ء میں سلطنت کے سرکاری مذہب کے طور پر بت پرستی کو ختم کر دیا گیا، تو یہ اس بات کی علامت تھا کہ وہ رکاوٹ، جس کا ذکر پولس نے دوسرا تھسلنیکیوں باب دو میں کیا ہے، ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں جلد آنے والے اتوار کے قانون کے وقت آدم گناہ کے ظاہر ہونے سے پہلے ہی ہٹا دی گئی تھی۔ کھلی بت پرستی کو مغلوب کر کے اسے کیتھولک ازم کی پوشیدہ بت پرستی میں منتقل کرنے کا عمل فوری طور پر نہیں ہوا، اور تاریخ میں یہ اس طرح نشان زد ہے کہ اس کا آغاز 496ء میں کلوویس کے کیتھولک مذہب اختیار کرنے سے ہوا، اور 508ء تک پوری طرح مکمل ہو گیا۔

چنانچہ ریگن کے دور سے، 1989 سے شروع ہو کر، جلد آنے والے اتوار کے قانون تک، حقیقی پروٹسٹنٹ ازم کو ریاست ہائے متحدہ میں مکمل طور پر روک دیا جائے گا۔ اس وقت آئین، جو ریاست ہائے متحدہ کے لیے "قوت کا مقدس مقام" ہے، کالعدم کر دیا جائے گا، اور آیت اکتیس کے "بازوؤں" کا چوتھا کام پورا ہو جائے گا، جب یہی "بازو" پاپائیت کو زمین کے تخت پر بٹھا دیں گے، جیسا کہ سن 538 میں تھا۔

جب پاپائیت نے سن 538 میں تخت سنبھالا، تو دانی ایل کے بیان کا رخ اس وضاحت سے کہ پاپائیت نے دنیا پر کیسے قابو پایا، بدل کر اس موضوع کی طرف ہو جاتا ہے کہ اس تاریخ میں پاپائیت نے خدا کے لوگوں پر کیسے ظلم و ستم کیا۔ دانی ایل کے باب دس کی آیت چودہ میں، جبرائیل نے دانی ایل کو بتایا تھا کہ اس رویا کا مقصد جسے وہ پیش کرنے والا تھا یہ دکھانا تھا کہ "آخری دنوں میں خدا کے لوگوں کے ساتھ کیا پیش آئے گا۔"

اب میں آیا ہوں تاکہ تجھے سمجھاؤں کہ آخری ایام میں تیری قوم پر کیا کچھ پیش آئے گا؛ کیونکہ یہ رؤیا ابھی بہت سے دنوں کے لیے ہے۔ دانی ایل 10:14۔

آیات بتیس سے چھتیس تک وہی آیات ہیں جن کے بارے میں سسٹر وائٹ نے براہ راست کہا ہے کہ وہ دہرائی جائیں گی، اور وہ آیات پاپائیت کی بارہ سو ساٹھ سالہ حکمرانی کے دوران ہونے والی ایذا رسانی کی تصویر کشی کرتی ہیں—سن 538 میں اس کے تخت نشین کیے جانے سے لے کر 1798 میں اسے مہلک زخم لگنے تک۔

اور جو عہد کے خلاف بدی کریں گے انہیں وہ خوشامد کے ذریعے بگاڑ دے گا؛ لیکن جو اپنے خدا کو جانتے ہیں وہ مضبوط ہوں گے اور کاربائے نمایاں انجام دیں گے۔ اور قوم میں جو سمجھ رکھتے ہیں وہ بہتوں کو تعلیم دیں گے؛ تو بھی وہ تلوار اور آگ اور اسیری اور لوٹ مار کے سبب سے بہت سے دن تک گر پڑیں گے۔ اور جب وہ گریں گے تو انہیں تھوڑی مدد ملے گی؛ لیکن بہت سے خوشامد کے ساتھ ان سے جا ملیں گے۔ اور سمجھ والوں میں سے بعض گر پڑیں گے تاکہ ان کو آزمایا جائے اور پاک کیا جائے اور سفید کیا جائے، یہاں تک کہ انجام کے وقت تک، کیونکہ ابھی بھی ایک مقررہ وقت باقی ہے۔ اور بادشاہ اپنی مرضی کے موافق کرے گا؛ وہ اپنے آپ کو بلند کرے گا اور اپنے آپ کو ہر معبود سے بڑا بنائے گا، اور معبودوں کے خدا کے خلاف عجیب باتیں کہے گا، اور قہر کے پورا ہونے تک کامیاب رہے گا، کیونکہ جو ٹھہرایا گیا ہے وہ ضرور ہو کر رہے گا۔ دانی ایل 36-11:32۔

یہ آیات قرون وسطیٰ کے تاریک دور کے ظلم و ستم کو بیان کرتی ہیں، اور پھر آیت چھتیس یہ واضح کرتی ہے کہ پاپائیت 1798 تک کامیاب رہے گی، جب اسرائیل کی شمالی بادشاہی کے خلاف خدا کا پہلا قہر پورا ہوا۔ دانی ایل نے پہلے یہ دکھایا کہ پاپائیت کو زمین کے تخت پر کیسے بٹھایا گیا، پھر یہ کہ پاپائیت نے خدا کے لوگوں کے ساتھ کس طرح برتاؤ کیا، اور پھر پاپائیت کا آخری زوال۔ دانی ایل باب گیارہ

کی آیات چالیس تا تینتالیس یہ ظاہر کرتی ہیں کہ پاپائیت دنیا پر کس طرح قابو پاتی ہے، پھر آیت چوالیس یہ بتاتی ہے کہ وہ آخری ایام میں خدا کے لوگوں پر کس طرح ظلم و ستم کرتی ہے، اور پھر آیت پینتالیس یہ بیان کرتی ہے کہ وہ کس طرح اپنے آخری انجام کو پہنچتی ہے، اور اس کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔

عبرانی لفظ "سچائی" کو شاندار ماہر لسانیات نے عبرانی حروفِ تہجی کے پہلے، تیرہویں اور آخری حرف کو یکجا کر کے بنایا۔ تیرہ بغاوت کی علامت ہے، اور پہلا، آخری کی نمائندگی کرتا ہے۔

آیت اکتیس بائبل کی نبوت کی چوتھی سلطنت کے طور پر بت پرست روم کے خاتمے کو بیان کرتی ہے، اور آیت چھتیس پاپائی روم کے خاتمے کو بائبل کی نبوت کی پانچویں سلطنت کے طور پر نشاندہی کرتی ہے۔ روم کے زوال کی پہلی تفصیل اور آخری تفصیل کے درمیان بغاوت ہے، جس کی نمائندگی ابتدا سے انتہا تک کی تاریخ میں پاپائیت کی طرف سے خدا کے لوگوں کے لاکھوں افراد کے قتل سے ہوتی ہے۔ ان آیات کی تطبیق پر "سچائی" کی مہر ثبت ہے۔

آیات چالیس تا پینتالیس، جن کی مثال آیات تیس تا چھتیس میں دی گئی ہے، پاپائیت کے زوال سے شروع ہوتی ہیں اور پاپائیت کے زوال پر ختم ہوتی ہیں۔ 1798 سے شروع ہو کر مہلت کے خاتمے تک پھیلی ہوئی اس تاریخ کے درمیان جدید روم کی بغاوت ہے، جو ایک بار پھر خدا کے لوگوں کو قتل کر رہی ہے۔ ان آیات کی تطبیق بھی "سچائی" کی مہر لیے ہوئے ہے، اور یہ باہم ہم آہنگ ہو کر دو گواہ فراہم کرتی ہیں جو "سچائی" کو قائم کریں، اور دونوں خطوط روم ہی کو بیان کر رہی ہیں، جو وہ علامت ہے جو "رویا کو قائم کرے گی"۔

اور اُن ایام میں بہت سے لوگ جنوب کے بادشاہ کے خلاف کھڑے ہوں گے؛ اور تیرے لوگوں میں سے زور اور لوگ بھی رؤیا کو قائم کرنے کے لیے سر اٹھائیں گے؛ لیکن وہ گر پڑیں گے۔ دانی ایل 11:14۔

وہ نبوی طریقہ جو دانی ایل باب گیارہ میں اختیار کرتا ہے، صرف آیات تیس تا چھتیس اور پھر چالیس تا پینتالیس ہی تک محدود نہیں۔ آیات چودہ تا انیس یہ واضح کرتی ہیں کہ بت پرست روم نے دنیا پر کیسے تسلط حاصل کیا، پھر آیات بیس تا چوبیس بتاتی ہیں کہ بت پرست روم نے خدا کے لوگوں کے ساتھ کس طرح معاملہ کیا، اور آیت چوبیس سے آیت تیس تک بت پرست روم کے زوال کو بیان کیا گیا ہے۔

چودھویں آیت بت پرست روم کی ابتدا ہے، اور تیسویں آیت بت پرست روم کا اختتام ہے۔ درمیان میں پیش کی گئی تاریخ میں، بت پرست روم کو مسیح کو مصلوب کرنے والا قرار دیا گیا ہے؛ یوں درمیانی حصے کی بغاوت ظاہر کرتی ہے کہ یہ آیات 'حق' ہیں۔ الفا اور اومیگانے دانی ایل کی کتاب کے باب گیارہ کے شروع سے آخر تک اپنی مہر ثبت کی ہے۔

آیت چالیس میں وہ تاریخ درج ہے جو رونالڈ ریگن کے دورِ حکومت میں شروع ہوتی ہے اور جو ریاستہائے متحدہ امریکہ کے صدر اور گناہ کے شخص کے درمیان قائم کیے گئے اتحاد کی نشاندہی کرتی ہے۔ یہ ایک خاص مدت کی نشاندہی بھی کرتی ہے جو اس انجام پر ختم ہوتی ہے کہ پاپائیت کو زمین کے تخت پر بٹھا دیا جاتا ہے، جیسا کہ سن 538 میں تھا۔ یہ کوئی اتفاق نہیں کہ کلووس، فرینکس کا بادشاہ (جو آج کا فرانس ہے)، ریاستہائے متحدہ کی علامت ہے۔ کلووس ریگن کی علامت تھا۔ ریگن پروٹسٹنٹ ازم کی علامت تھا، جیسے کلووس بت پرستی کی علامت تھا۔

وہ جنگ جس میں فرینکوں کے بادشاہ کلوویس نے کیتھولک مذہب قبول کیا، جنگ ٹولیبیاک تھی (جسے جنگ زیولپش یا جنگ کولون بھی کہا جاتا ہے)۔ یہ جنگ سن 496 میں لڑی گئی۔ اس وقت کلوویس بت پرست تھا، لیکن جنگ کے دوران، جب یوں لگا کہ اس کی فوج شکست کے خطرے سے دوچار ہے، تو اس نے مدد کے لیے اپنی کیتھولک بیوی کے مسیحی خدا سے دعا کی اور یہ منت مانی کہ اگر اسے فتح نصیب

ہوئی تو وہ مسیحیت قبول کر لے گا۔ کلوویس واقعی وہ جنگ جیت گیا، اور اس کے نتیجے میں وہ خود اور اس کے فرینک جنگجوؤں کی ایک بڑی تعداد کیتھولک مذہب اختیار کر گئی، جو فرینکوں کے مسیحیت قبول کرنے کے عمل میں ایک اہم واقعہ ثابت ہوا۔

رونالڈ ریگن، جو خود کو پروٹسٹنٹ کہتے تھے، نے بتایا کہ روم کے پوپ کے ساتھ خفیہ اتحاد بنانے کی ان کی وجہ یہ تھی کہ وہ اس بات پر قائل تھے کہ سوویت یونین بائبل کی پیشگوئیوں میں مذکور ضد مسیح ہے۔ سابق سوویت یونین کے خلاف ریگن کی جنگ میں، اس بات کو سمجھ بغیر کہ ضد مسیح کون ہے اس بارے میں وہ کتنی الجھن میں تھے، وہ ضد مسیح کے ساتھ مل گئے۔

جو لوگ لفظ کے فہم میں الجھ جاتے ہیں، جو ضد مسیح کے معنی سمجھنے میں ناکام رہتے ہیں، وہ یقیناً خود کو ضد مسیح کے فریق میں شامل کر دیں گے۔ Kress Collection, 105.

ریاستہائے متحدہ ایک دوہری نبوتی علامت ہے، جس کی نمائندگی زمین کے درندے کے دو سینگ کرتے ہیں۔ فرانس بھی ایک دوہری نبوتی علامت ہے، جس کی نمائندگی مکاشفہ باب گیارہ میں سدوم اور مصر کرتے ہیں۔ فرانس پاپائیت کی پہلوٹھی اولاد ہے، اور ریگن، جو ریاستہائے متحدہ کی نمائندگی کرتا تھا، آخری ایام میں مکاشفہ باب سترہ کے دس بادشاہوں میں سے پہلا تھا جس نے صور کی فاحشہ کے ساتھ بدکاری کی، جو 1798 سے فراموش تھی۔ وہ 1798 میں وقتِ انتہا پر فراموش کی گئی تھی، مگر 1989 میں وقتِ انتہا پر یاد کی جانے لگتی ہے۔

کلوویس، فرانس کے رہنما، نے ایک ایسے دور کی ابتدا کی جس کے نتیجے میں 538 میں پاپائیت کو تخت نشین کیا گیا، اور پھر پاپائیت نے اورلینز کی کونسل میں اتوار کا قانون منظور کیا۔ ریگن، ریاست ہائے متحدہ امریکا کے رہنما، نے ایک ایسے دور کی ابتدا کی جو اس امر کی طرف لے جا رہا ہے کہ جلد آنے والے اتوار کے قانون کے موقع پر پاپائیت کو ایک بار پھر دنیا کے تخت پر بٹھایا جائے۔

فرانس وہ دوہری قوت ہے جس نے 538 میں پاپائیت کو تخت پر بٹھایا، اور فرانس ہی نے نپولین کے جنرل برتھے کے ذریعے 1798 میں پاپائیت کو تخت سے اتار دیا۔ امریکہ آخری دنوں میں پاپائیت کو تخت پر بٹھائے گا، اور دس بادشاہوں میں سرفہرست بادشاہ کی حیثیت سے امریکہ بالآخر "اسے ویران اور برہنہ کرے گا، اور اس کا گوشت کھائے گا، اور اسے آگ سے جلا دے گا۔"

آیت چالیس آیت اکتیس کی تاریخ پر مشتمل ہے، اور یہ واضح کرتی ہے کہ پاپائیت کو دوبارہ دنیا کے تخت پر بٹھانے کے کام کی نمائندگی اُس مدت سے ہوتی ہے جو رونالڈ ریگن سے شروع ہو کر ریاست ہائے متحدہ کے آخری صدر پر ختم ہوتی ہے۔ وہ آخری صدر ریگن کے نمونے پر ہوگا، کیونکہ یسوع ہمیشہ انجام کو ابتدا کے ذریعے دکھاتا ہے۔

دانی ایل کے گیارھویں باب کی ابتدائی آیات میں (آیت 2) وہ نبوی تاریخ پیش کی گئی ہے جس میں ہمیں سلطنتِ یونان کی تاریخ سے پہلے کی تاریخ ملتی ہے۔ یونان اقوام متحدہ اور مکاشفہ باب سترہ کے دس بادشاہوں کی واحد عالمی حکومت کی علامت ہے۔ دانی ایل باب گیارہ کی آیت تین سکندر اعظم کا تعارف کراتی ہے، اور آیت دو آخری دنوں میں واحد عالمی حکومت سے پہلے کی تاریخ کی نمائندگی کرتی ہے۔

پہلی آیت میں جبریل بس یہ بتاتا ہے کہ ماد اور فارس کی بادشاہی کے آغاز میں اُس نے داریوش کو تقویت بخشی تھی، لیکن باب دس میں جبریل دانیال کے پاس اس وقت آیا جب کوروش فارسی حکمران تھا، نہ کہ داریوش مادی۔ ماد اور فارس کی بادشاہی کو واضح طور پر ایک نبوی دو حصوں پر مشتمل بادشاہی کے طور پر باہم جوڑنے کے بعد (فرانس اور ریاستہائے متحدہ کی طرح)، تب جبریل اُس تاریخ کا تعارف کراتا ہے جو سکندر اعظم کی عالمگیر بادشاہی سے پہلے کی ہے۔

اور اب میں تجھے سچائی بتاؤں گا۔ دیکھو، فارس میں تین اور بادشاہ اٹھیں گے؛ اور چوتھا ان سب سے کہیں زیادہ دولتمند ہوگا؛ اور اپنی دولت کے باعث زور پا کر وہ سب کو یونان کی سلطنت کے خلاف اکسائے گا۔ دانی ایل 2:11۔

الفا اور اومیگا ہمیشہ کسی چیز کے انجام کو اس کے آغاز کے ساتھ نمایاں کرتا ہے، اور آیت دو اس تاریخ کا ذکر کرتی ہے جو ایک عالمی حکومت کے نفاذ سے پہلے کی ہے، جس کی نمائندگی سکندر اعظم کی یونانی بادشاہت کرتی ہے۔ آیت دو ریاست ہائے متحدہ کے بارے میں ایک پیشگوئی کی سطر ہے، جیسے آخری ایام کی دو سینگوں والی طاقت کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جیسا کہ میدیوں اور فارسیوں کی دوگانہ قوت اور فرانس سے اس کی تمثیل کی گئی ہے۔ یہ آیت ان بادشاہوں کی نشاندہی کرتی ہے جو آخری ایام میں ریاست ہائے متحدہ کے صدور کی تمثیل ہوں گے، جو اژدہا، حیوان اور جھوٹے نبی کی سہ گانہ ایک عالمی حکومت سے پہلے اٹھ کھڑے ہوں گے۔ کلوویس ریگن کے متوازی ٹھہرتا ہے، اس تاریخ کے آغاز میں پہلے صدر کے طور پر جو دجال کو دوبارہ تخت پر بٹھانے کی راہ ہموار کرتی ہے۔

دانی ایل باب گیارہ میں، کورش کے زمانے سے، تین صدور ہوں گے اور ان کے بعد ایک چوتھا آئے گا، جو ان سب سے کہیں زیادہ دولت مند ہوگا۔ داریس مادی-فارسی سلطنت کا پہلا بادشاہ تھا، اور کورش، جو اُس وقت حکمران تھا جب دانی ایل نے جبرائیل سے یہ تاریخ حاصل کی، دوسرا بادشاہ تھا۔ کورش کے بعد چار بادشاہ آئیں گے، لہذا بعد کے بادشاہوں میں چوتھا، چھٹا بادشاہ ہوگا۔

چھٹا بادشاہ سب سے امیر بادشاہ ہوگا، اور امیر صدر (بادشاہ) سب کو یونان کی سلطنت کے خلاف اکسائے گا۔ ریگن کے بعد کے صدور یہ تھے: بش اول، کلنٹن، بش دوم، اوباما؛ لہذا چھٹا، اور سب سے امیر، بادشاہ ٹرمپ ہوگا۔ وہ بادشاہ (صدر) یونان کی سلطنت (گلوبلسٹس) کو "up" "up" کرے گا۔ عبرانی فقرے "up" "up" کی تعریف خاصی معلوماتی ہے۔

آیت میں جس عبرانی لفظ کا ترجمہ "up" "up" کیا گیا ہے، وہ ایک اصلی جذر ہے جس کے معنی "بیدار کرنا" یا "جاگ اٹھنا" ہیں۔ اس تاریخ میں، جس کی نمائندگی کورش کے بعد چوتھا حکمران کرتا ہے، ایک ایسا صدر اٹھایا جائے گا جو ہر دوسرے صدر سے کہیں زیادہ دولت مند ہوگا، اور اپنی قوت و طاقت کے ذریعے یونان کے خلاف ایک "بیداری" برپا کرے گا۔ یونان، جو عالمیت، ترقی پسندی اور "ووک ازم" کی علامت ہے، چھٹے اور سب سے دولت مند صدر کی تاریخ کے منظر نامے میں مرکز نگاہ بن جائے گا۔ وہ زمین کی پوری قلمرو کو ترقی پسند "ووک ازم" اور عالمی غلبے کے تنازعے کے بارے میں بیدار کرے گا۔

ترقی پسند 'ووک ازم' کی تحریک کی بیداری، جو سب سے دولت مند صدر کی صدارت میں لائی جاتی ہے، ریپبلکن سینگ کے ساتھ وقوع پذیر ہوتی ہے، بالکل اسی وقت جب دس کنواریوں کی بیداری پروٹسٹنٹ سینگ میں رونما ہوتی ہے۔

ہم دانیال باب گیارہ آیت چالیس کے مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

ایمان اور تقویٰ کے وسیع پیمانے پر زوال کے باوجود، ان کلیسیاؤں میں مسیح کے حقیقی پیروکار موجود ہیں۔ زمین پر خدا کی قضاؤں کے آخری نزول سے پہلے، خداوند کے لوگوں میں ایسی ابتدائی پارسائی کی بیداری ہوگی جیسی عہد رسالت کے بعد سے نہیں دیکھی گئی۔ خدا کی روح اور قدرت اُس کے فرزندوں پر انڈیلی جائے گی۔ اس وقت بہت سے لوگ ان کلیسیاؤں سے خود کو جدا کر لیں گے جن میں دنیا کی محبت نے خدا اور اُس کے کلام کی محبت کی جگہ لے لی ہے۔ بہت سے خواہ خادم ہوں یا عام لوگ، خوشی سے ان عظیم سچائیوں کو قبول کریں گے جنہیں خدا نے اس زمانے میں اس لیے منادی کرایا ہے کہ خداوند کی دوسری آمد کے لیے ایک قوم تیار کی جائے۔ جانوں کا دشمن اس کام میں رکاوٹ ڈالنا چاہتا ہے؛ اور ایسے اقدام کا وقت آنے سے پہلے وہ ایک جعلی نمونہ متعارف کرا کے اسے روکنے کی کوشش کرے گا۔ جن کلیسیاؤں کو وہ اپنی فریب دہ طاقت کے زیر اثر لا سکے گا، ان میں وہ یہ ظاہر کرے گا کہ گویا خدا کی خاص برکت انڈیلی گئی ہے؛ وہاں وہ

چیزیں ظاہر ہوں گی جنہیں بڑی مذہبی دلچسپی سمجھا جائے گا۔ بے شمار لوگ خوشی مناتے ہوئے کہیں گے کہ خدا اُن کے لیے حیرت انگیز طور پر کام کر رہا ہے، حالانکہ وہ کام کسی اور روح کا ہوگا۔ مذہبی بھیس میں شیطان مسیحی دنیا پر اپنا اثر و رسوخ بڑھانے کی کوشش کرے گا۔ عظیم کشمکش، 464.